Samandari Gunbad

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آپ کو شیطن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے
ان شآءَ اللّٰہ عزوجل ثواب و معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئیگا

١ سمُندری گنُبد

اللّٰہ تبارکَ وتعالیٰ نے حضرت سیّدُنا سُلیمان علٰی نبیّنا وعلیہِ الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ سمُندر کے کِنارے جائیں اور ہماری قدرت کا تماشہ دیکھیں چُنانچِہ آپ علیہ السلام اپنے مُصاحبین کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی۔ آپ علیہ السلام نے ایک جِنّ کو حکم دیا کہ سمُندر میں غوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے غوطہ لگانے کے بعد واپس آکر عرض کیا، میں تہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ کوئی شے نظر آئی۔ آپ علیہ السلام نے اس سے قوی جِنّ کو حکم دیا اُس نے پہلے جِنّ کے مُقابلے میں دُگنی گہرائی تک غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لاسکا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے وزیر حضرتِ آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اُس نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافوری چار دروازوں والا سفید سمُندری گنُبد لاکر سیّدُنا سُلیمان علٰی نبیّنا وعلیہِ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت سراپا عظمت میں حاضر کر دیا۔ ایک دروازہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، تیسرا ہیرے کا اور چوتھا زُمرّد کا۔

چاروں دروازے کھلے ہونے کے باوجود سمندر کے پانی کا کوئی قطرہ اندر نہیں تھا۔ اُس سمندری گنبد کے اندر ایک حسین نوجوان ستھرے لباس میں ملبوس مشغولِ نماز تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا۔ آپ علیہ السلام نے سلام کر کے اُس سے اس سمندری گنبد کا راز دریافت کیا۔ اُس نے عرض کیا، یا نبیَّ اللہ علیہ السلام! میرے ماں باپ معذور تھے، والدہ نابینا بھی تھی الحمدُ للہ میں نے ستّر سال ان کی خدمت کی۔ میری ماں نے انتقال سے پہلے دُعا کی، یا اللہ عزوجل! میرے بیٹے کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ والدِ محترم نے بوقتِ وفات دعا فرمائی، یا اللہ عزوجل! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مداخلت نہ کرے۔ والدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحلِ سمندر پر آیا تو مجھے یہ سمندری گنبد نظر آیا میں اسکے اندر داخل ہوگیا۔ اتنے میں ایک فرشتہ آیا اور اُس نے اس گنبد کو سمندر کی تہ میں اتار دیا۔ سیِّدُنا سلیمان علیہ السلام کے استفسار پر اُسنے عرض کیا، کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نبیِّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس دور میں یہاں آیا ہوں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان علیہ السلام نے جان لیا کہ اس کو دو ہزار سال اس سمندری گنبد میں گزر چکے ہیں مگر وہ اب تک نوجوان ہے اور اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ غذا کے متعلق اُس نے عرض کیا، روزانہ ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں کوئی زرد چیز لاتا ہے میں اُسے کھا لیتا ہوں اس میں دنیا کی تمام نعمتوں

کی لذت ہوتی ہے اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اَلحمدُ للہ عزوجل گرمی سردی، نیند سستی، غنودگی، تاملوسی اور وحشت یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔ اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہش پر سیّدنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم پاکر حضرتِ سیّدنا آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے اُس **سمندری گنبد** کو اُٹھا کر سمندر کی تہ میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضرتِ سیّدنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اے لوگو! اللہ عزوجل آپ سب پر رحم فرمائے دیکھا آپ نے والدین کی دعا کس قدر مقبول ہوتی ہے ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔ (روض الریاحین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا والدین کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے اگر ان کا دل خوش ہو جائے اور وہ دعا کردیں تو بیڑا پار ہو جاتا ہے چنانچہ ایک اور ایمان افروز حکایت پڑھیے اور جھومئے:۔

(۲) زخمی انگلی

حضرتِ سیّدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سردی کی سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا میں آبخورہ (گلاس) بھر کر لے آیا مگر ماں کو نیند آ گئی تھی میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں۔ کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر گر گیا تھا۔ اور سخت سردی کی

وجہ سے میری انگلی پر برف بن کر جم گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا تو چونکہ انگلی پر برف جم جانے کی وجہ سے وہ چپک گیا تھا لہٰذا انگلی کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا حال بیان کیا تو انہوں نے بارگاہِ خداوندی عزّوجلّ میں دُعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے اور عرض کیا، اے اللہ! عزّوجلّ میں اس بیٹے سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔ (نزہۃ المجالس)

جنّت کی چوکھٹ

والدین کی تعظیم کا بڑا درجہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جس نے ماں کے قدم چومے اُس نے جنّت کی چوکھٹ (یعنی دروازہ) کو بوسہ دیا۔ (درمختار) لہٰذا ہر ایک کو چاہیئے کہ کم از کم ایکبار روزانہ ضرور والدین کے ہاتھ پاؤں چوما کریں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِ مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا، ہاں! اللہ عزّوجلّ بڑا ہے اور اَطْیَب[1] ہے۔ (بیہقی) یعنی ہر بات پر اللہ عزّوجلّ قادر ہے وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے عاجز نہیں۔

۳ جنّت کا ساتھی

حضرتِ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بار پروردگار عزّوجلّ کے دربار میں عرض

[1] یعنی بہت زیادہ پاک۔

گزار ہوئے۔ یاربِّ غفّار عزوجل! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔
اللہ عزوجل نے فرمایا فُلاں شہر میں جاؤ وہاں فُلاں قصّاب تمہارا
جنّت کا ساتھی ہے۔ چنانچہ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
وہاں اُس قصّاب کے پاس تشریف لے گئے۔ اُس نے آپ علیہ السلام کی دعوت کی۔
جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک زَنبیل (ٹوکری) اپنے پاس رکھ لی۔
اندر دو نوالے ڈالتا اور ایک نوالہ خود کھاتا۔ اتنے میں کسی نے دروازے پر
دستک دی وہ قصّاب اٹھ کر باہر گیا۔ سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے اُس زَنبیل میں دیکھا تو اُس میں ضَعیفُ العُمر مرد و عورت تھے۔ اُنہوں نے
جُوں ہی موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو اُن کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ پھیل گئی انہوں
نے آپ علیہ السلام کی رسالت کی شہادت دی اور اُسی وقت انتقال کر گئے۔ قصّاب واپس
آیا تو زنبیل میں اپنے والدین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ علیہ السلام کی
دستبوسی کر کے عرض کی، آپ علیہ السلام اللہ عزوجل کے نبی حضرتِ موسیٰ علیہ السلام معلوم ہوتے
ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اُس نے کہا کہ میرے ماں باپ
روزانہ گڑگڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ یااللہ عزوجل! ہمیں حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے جلووں میں
موت نصیب کرنا۔ ان کے اسطرح انتقال فرمانے سے میں نے جانا کہ آپ علیہ السلام
حضرتِ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میری ماں جب کھانا کھالیتی تھی تو خوش ہو کر مجھے دُعا دیا کرتی
تھی کہ یااللہ عزوجل! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنانا۔

سیّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، تم کو مبارک ہو کہ اللہ عزوجل نے تم کو میرا جنّت کا ساتھی بنایا ہے۔ (نزھۃ المجالس)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں کس قدر مقبول ہوتی ہے۔ اگر والدین ناراض ہو کر بد دعا کر دیں تو وہ بھی مقبول ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو ہمیشہ خوش ہی رکھنا چاہیے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ماں باپ تیری دوزخ اور جنّت ہیں (ترمذی) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، سب گناہوں کی سزا اللہ عزوجل چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔ (حاکم، طبرانی) والدین کے حقوق بہت زیادہ ہیں ان سے سبکدوش ہونا ممکن نہیں ہے چنانچہ

٤ گرم پتھر

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا، ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں کیا میں ماں کے حقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید یہ ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (طبرانی فی الاوسط)

آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے لوگ

۵

سرکارِ نامدار، اُمّت کے غمخوار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک طویل حدیث پاک کا میں یہ مضمون ہے، والدین کے نافرمان عذاب کے سبب چیخ رہے تھے جس کے سبب میرا دل شفقت سے بھر آیا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں سجدہ ریز ہو کر اُن کی سفارش کی۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اُٹھائیے۔ میں والدین کے نافرمانوں کو اُس وقت تک جہنّم سے نہیں نکالوں گا جب تک ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں اپنے مقام پر لوٹ آیا اور میری توجّہ اُس طرف سے ہٹا دی گئی۔ جب دوبارہ میں نے ان کا رونا اور چلانا سنا تو پھر سجدہ میں گر کر ان کی سفارش کی۔ مگر ان کی نجات والدین کی خوشی پر ہی موقوف رکھی گئی۔ میں پھر اپنے مقام پر آگیا اور میری توجّہ ہٹا دی گئی۔ پھر جب والدین کے نافرمانوں کی آہ و زاری اور چیخ و پکار سُنی تو اللہ عزوجل کی اجازت سے اُس طبقہ جہنّم کو مُلاحظہ فرمایا جہاں ماں باپ کے نافرمان عذاب میں مُبتلا تھے۔ ایک ہولناک منظر پیشِ نظر تھا۔ والدین کے نافرمان آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے اور فرشتے اُن کی پیٹھوں اور رانوں پر آگ کے کوڑے برسا رہے تھے ان کے قدموں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے

تھے جو ان کو ڈس رہے تھے۔ عذاب کا یہ دردناک منظر دیکھ کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے پھر سجدہ میں جاکر اُن کی سفارش کی، تو ان کی نجات والدین کی رضا پر ہی موقوف رکھی گئی۔ اللہ عزوجل کی اجازت سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے والدین (جن پر اللہ عزوجل کا فضل وکرم تھا) کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی اولاد کو معافی دینے کیلئے فرمایا، اولاد کی دُنیا میں نافرمانیوں کے سبب ماں باپ کے تاثرات کچھ اسطرح تھے، کوئی ماں کہنے لگی، یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے کہ اس نے دنیا میں مجھے گالیاں دی ہیں اور میرا بہت دل دکھاتا رہا ہے۔ اس کے پاس کافی دُنیوی مال ہونے کے باوجود میں رات بھوکی سوتی تھی۔ اپنی بیوی کو زرق برق لباس پہناتا مگر میں لباس سے محروم رہتی تھی۔ کوئی ماں بولی، میں اس کی اِصلاح کیلئے کوئی بات کہتی تو یہ مجھے مارتا تھا اور مجھے گھر سے نکال دیتا تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی اجازت سے والدین کو ان کی اولاد کا عذاب دِکھایا، یہ دیکھ کر وہ بے ساختہ پکار اُٹھے کہ واللہ عزوجل! ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہمارے لختِ جگر اس قدر سخت عذاب میں مبتلا ہیں۔ ہر ایک اپنے بیٹے اور بیٹی کا عذاب دیکھ کر مارے شفقت کے چلّا

چلا کر رونے لگا، جب نافرمانوں نے اپنے اپنے والدین کے روتے اور چیخنے کی آوازیں سنیں تو وہ بھی رو رو کر اپنے اپنے والدین کو پکارنے لگے، کوئی کہہ رہا تھا، اے امّی جان! آگ نے میرا جگر جلا دیا ہے۔ پیاری ماں! یاد کریں! جب میں چھوٹا تھا اور دھوپ میں بیٹھتا تھا تو آپ بے تاب ہو کر مجھے وہاں سے ہٹا دیتی تھیں۔ آہ! میرے جلے ہوئے جسم اور ہڈیوں پر اب آپ رَحم نہیں کرتیں!۔ اولاد کی آہ و بُکا نے والدین پر مزید اثر کیا اور انہوں نے رو رو کر بارگاہِ خداوندی عزوجل میں فریاد کی، "اے اللہ عزوجل ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرما۔ بہر حال جن جن کے ماں باپ نے اپنی اولاد کو معافی دی اُن کو رہائی ملی۔ جب وہ جہنم سے آزاد ہوئے تو ان کا گوشت پوست سب جل چکا تھا اور صِرف ہڈیوں کے ڈھانچے رہ گئے تھے۔ پھر ان پر " نہرُ الحیٰوۃ " کا پانی بہایا گیا جس سے اُن کے جسم پر گوشت پوست اور بال آگئے اور ان کو جنت میں داخل کیا گیا۔ (ملخّص از قُرّۃُ العُیون)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جائیے اور گھبرا کر اٹھئے اگر آپکے ماں باپ آپ سے ناراض ہیں تو اُن کے پاؤں پکڑ کر کسی طرح بھی اُن کو راضی کر لیجئے۔ چاہے دنیا کی ساری دولت تباہ ہو جائے۔

مگر ماں باپ خفا نہیں ہونے چاہئیں۔ ایک اور لرزہ خیز روایت پڑھئے اور خوفِ خداوندی عزوجل سے لرز تیئے!۔

ظالم والدین کی بھی فرمانبرداری لازمی ہے

حضرت سیّدنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ "جس نے اس حال میں صُبح کی کہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے۔ اُس کیلئے صبح ہی کو جنّت کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ ماں باپ کے بارے میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے اُس کے لئے صُبح ہی کو جہنّم کے دو دروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا، اگرچہ ماں باپ اُس پر ظلم کریں۔ فرمایا، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں (بیہقی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے اور جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ اللہ تبارکَ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

ترجمۂ کنز الایمان:۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ

(پ ۱۵ ع بنی اسرائیل)

یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں ہُوں (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا اور عرض کر کہ اے میرے رب عزوجل! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں مجھے پالا۔ تمہارا رب عزوجل خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا آیات کریمہ میں اللہ عزوجل نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے اور خصوصاً ان کے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے یقیناً "ماں باپ" کا بڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈالدیتا ہے۔ ان کا چڑچڑاپن، بیماریاں حتّٰی کہ سخت بڑھاپے میں بستر ہی پر بول و براز کی وجہ سے عموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت کرنا لازمی ہے۔ ماں باپ چاہے کتنا ہی پریشان کریں صبر ہی کرنا ہے "اُف" تک نہیں کرنا۔ ورنہ بازی ہاتھ سے نکل جائے گی اور تباہی مقدر ہو جائے گی۔ والدین کا دل دکھانے والا اس دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے سخت تر۔

ع
دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا

٦ رینکنے والا مُردہ

حضرت سیّدُنا عوام ابن حوشب رضی اللہ عنہ آپ بہت بڑے تابعی بُزرگ گزرے ہیں آپنے ۱۴۸ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں ایک محلّے سے گزر اُس کے کنارے پر قبرستان تھا۔ عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا۔ وہ تین بار گدھے کی طرح رینکا پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (دھاگہ) کات رہی تھی۔ ایک خاتون نے مجھ سے کہا، بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا، اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا، یہ قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ عزوجل سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا۔ یہ جواب دیتا تو گدھے کی طرح رینکتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا۔ جب سے مرا ہے ہر روز بعدِ عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلا کر پھر قبر میں سماجاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (اصبہانی وغیرہ)

والدین راضی اللہ عزوجل راضی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رسوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے۔ کبھی کبھی عذاب

قبر کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ یقیناً ماں باپ کی نافرمانی خدائے جبّار و قہّار عزوجل کی نافرمانی ہے، ماں باپ کی ناراضی اللہ جبّار و قہّار عزوجل کی ناراضگی ہے۔ انسان اگر والدین کو راضی کرے تو وہ اُس کے جنّت ہیں اور اگر ناراض کرے تو وُہی اُس کے دوزخ ہیں۔ جس نے والدین میں سے کسی کو ناراض کیا۔ جب تک اُس کو راضی نہ کر لے اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفل اور کوئی نیک عمل ہرگز قبول نہ ہوگا۔ عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازِل ہوگی۔ مرتے وقت معاذَ اللہ عزوجل کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ ماں باپ اگر معاذَ اللہ عزوجل کافر بھی ہوں تب بھی اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا ضروری ہے۔ فُقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں باپ کافر ہے اور اندھا یا بوڑھا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے بُت خانے لے چل تو نہ لے جائیں۔ اگر کہتا ہے بت خانہ سے گھر لے آ تو لانا ہوگا۔

جنّت میں نہیں جائیں گے

سیّدُنا عبدُاللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے۔ تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے۔ ماں باپ کو ستانے والا اور دَیُّوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت (نسائی)

دَیُّوث کی تعریف

مُندرجہ بالا احادیث میں "دَیُّوث" کے بارے میں بھی وعید ہے کہ وہ جنت سے محروم کر دیا جائے گا۔ "دَیُّوث" اُس شخص کو کہتے ہیں جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اُس کی بیوی کس کس مرد سے ملتی ہے آہ! اس دور میں شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو جو اس بات کا خیال رکھتا ہو، یاد رکھیے! دیگر نامحرموں کے ساتھ ساتھ چچا زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، خالو اور پھوپھا نیز دیور و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بھی شریعت نے پردہ رکھا ہے اگر بیوی ان سے بے تکلّف رہے گی اور ان سے شرعی پردہ نہیں کرے گی اور شوہر اپنی استطاعت کے مطابق بیوی کو اس گناہ سے نہیں روکے گا تو شرعاً وہ "دیُّوث" ہے اور دَیُّوث کی بدنصیبی اور جنّت سے محرومی کے بارے میں اوپر حدیث گزری۔ حدیثِ گزشتہ میں مردانی وَضع بنانے والی عورت کو بھی جنّت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔ تو جو عورت مردانہ لباس، یا مردانہ جُوتا پہنے یا مردانہ بال کٹوائے وہ اس وَعید میں داخل ہے۔ اکثر بچّی یا بچّوں میں بھی اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، لڑکی کو لڑکے کا لباس اور معاذ اللہ عزوجل پینٹ شرٹ بلکہ ہیٹ وغیرہ بھی پہنا دیتے ہیں کہ دیکھنے میں لڑکا معلوم ہوتا ہے اگر آپ نے بچّی کو بچّے کا اور بچّے کو

بچی کا لباس پہنایا تو آپ گنہگار ہونگے اپنے بچوں کو ایسے بابا سوٹ بھی نہ پہنائیں جس پر انسان یا جانور کی تصویر بنی ہو۔ بچے کے ہاتھ میں مہندی بھی نہ لگائیں صرف بچی کے ہاتھ میں لگائیں۔ نیل پالش بچی کو بھی نہ لگائیں اور بچی کی ماں بھی ہرگز نہ لگائے۔

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر ماں باپ میں باہم تنازع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا۔ ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی محبت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ عزوجل کی نافرمانی۔ اولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں۔ وہ دونوں اس کی جنت اور دوزخ ہیں جسے ایذا دے گا جہنم کا حقدار ٹھہریگا والعیاذ باللہ۔ معصیت خالق (یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی) میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا باپ کو کسی طرح کا آزار (تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی

باپ پر سختی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اس معاملے میں ماں کی بات نہ مانے اِسی طرح ماں کے معاملے میں باپ کی نہ مانے۔ (الحقوق سے ماخوذ)

معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو ان کی بات نہیں ماننی چاہیئے کہ اگر ناجائز باتوں میں ان کی پیروی کریں گے تو اُلٹا گناہ ہوگا۔ مثلاً ماں باپ جھوٹ بولنے کا حکم دیں یا داڑھی منڈوانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے کا کہیں تو ان کی یہ باتیں ہرگز نہ مانیں چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے ہاں اگر مان لیں گے تو رب عزوجل کے نافرمان قرار پائیں گے۔ اسی طرح ماں باپ میں باہم طلاق ہوگئی۔ تو اب ماں لاکھ حکم دے کہ والد سے مت ملنا۔ یہ حکم نہ مانے۔ والد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنا ہوگا۔ خواہ ماں ناراض ہوتی اور روتی دھوتی ہو کہ ان کی آپس میں اگرچہ جدائی

ہو چکی مگر اولاد کا رشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے۔ اولاد پر دونوں کے حقوق برقرار ہیں۔

جس کے والدین ناراضگی کے عالم میں فوت ہو گئے ہوں وہ کیا کرے؟

ایسے شخص کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ والدین مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کرے کہ مرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفرت ہے۔ ان کی طرف سے ایصالِ ثواب کرے۔ آپ کی طرف سے جب ان کو مُسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو امید ہے ان شآءَ اللہ عزوجل وہ آپ سے راضی ہو جائیں۔

سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو شخص اپنے والدین کے (انتقال کے) بعد اُن کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض اُتارے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ بھلائی

کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ اُن کی زندگی میں نافرمان تھا اور جوان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اُتارے اور کسی کے والدین کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جائے گا اگرچہ ان کی زندگی میں بھلائی کرنے والا تھا۔ (طبرانی فی الاوسط) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو۔ اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (ترمذی)

ماں یا باپ پکارے تو فوراً جواب دیں

بلا عذر جواب میں تاخیر سخت گناہ ہے بعض لوگ اس میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور غالباً جواب میں تاخیر کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے حالانکہ اگر نفل پڑھ رہے ہیں اور ماں باپ کو اس کا علم نہیں تو معمولی طور پر بھی اگر وہ پکاریں تو نماز توڑ کر جواب دیں۔ (بعد میں اس نمازِ نفل کا اعادہ واجب ہے) جو لوگ والدین کی پکار پر NO LIFT کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہیں ماں باپ کوئی جائز چیز منگوائیں اس کے مہیا کرنے میں بھی بلا عذر تاخیر گناہ ہے۔

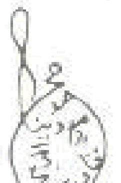

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ
نزیل الشارقۃ الامارات العربیۃ المتحدۃ